

مولانا حافظ محمد طاہر لدھیانوی کا انتقال

علماء لدھیانہ کے معروف خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت محترم بزرگ مولانا حافظ محمد طاہر لدھیانوی جمعرات ۷ محرم ۱۴۲۶ھ کو ضلع جھنگ کے نواحی گاؤں چک ۱۵۱ ماہوں میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وہ مولانا ابوالحسن محمد عبداللہ لدھیانوی کے فرزند اور علامہ محمد احمد لدھیانوی کے بڑے بھائی تھے۔

ان کی پیدائش قصبہ دیوبند میں ہوئی تھی۔ ان کے والد گرامی مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، جو قبل ازاں علامہ انور شاہ صاحب کشمیری سے دورہ حدیث میں تلمذ حاصل کر چکے تھے، شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے مالٹا سے رہا ہونے کے بعد ان سے دورہ حدیث کے اسباق دوبارہ پڑھنے کے لیے دارالعلوم دیوبند گئے اور وہاں اقامت کے دوران میں دارالعلوم میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ واپس اپنے آبائی وطن لدھیانہ تشریف لے گئے جہاں ان کے بڑے فرزند حافظ محمد طاہر صاحب ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کریم مکمل کیا۔ اس کے بعد ان کے والد گرامی نے انھیں درس نظامی کی تعلیم کے لیے گوجرانوالہ میں مولانا محمد چراغ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیا جو ان کے ہم سبق اور مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری کے شاگرد تھے اور اس وقت بیرون کھیالی گیٹ میں مدرسہ عربیہ کے نام سے ایک دینی ادارہ چلا رہے تھے۔ دورہ حدیث کے لیے وہ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کی خدمت میں خیر المدارس جالندھر چلے گئے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد وہ اپنے والد گرامی کی رہنمائی میں لدھیانہ کے نواح میں ردمرزاہیت اور رد بدعات کے لیے مصروف عمل رہے۔ پاکستان بننے کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے گوجرانوالہ آ گیا اور ۱۹۴۸ء میں مولانا محمد عبداللہ نے حافظ محمد طاہر صاحب کو چک ۱۵۱ ماہوں ضلع جھنگ بھیج دیا جہاں لدھیانہ کے بعض خاندان ہجرت کر کے آباد ہوئے تھے۔ یہاں حافظ محمد طاہر صاحب نے علاقے کے علما مولانا محمد ذاکر، مولانا محمد نافع، مولانا رحمت اللہ اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ساتھ مل کر درافضیت، رد بدعات اور ردمرزاہیت کے سلسلے بھرپور تبلیغی و دعوتی خدمات

انجام دیں اور شرک و بدعت کے رنگ میں رنگے ہوئے مقامی ماحول میں توحید و سنت اور حب صحابہ کی دینی فضا قائم کی۔ انھوں نے اور ان کی اہلیہ محترمہ مرحومہ نے یہاں کی مقامی ناخواندہ آبادی پر محنت کر کے ان میں سے حفاظ، قراء اور علمائے تیار کیے جنھوں نے ان کی سرپرستی میں اردگرد کے دیہات تک دعوتی کام کو پھیلایا۔ ان کی کوشش سے علاقے میں تین مساجد قائم ہوئیں اور اب یہاں تبلیغی جماعت کا ایک باقاعدہ مرکز قائم ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم اور ان کے خاندان کے تمام بزرگوں اور دینی کارکنوں کی دینی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

الشريعة اکادمی میں یوم کشمیر کے موقع پر تقریب

الشريعة اکادمی گوجرانوالہ میں ۵ فروری ۲۰۰۵ بروز ہفتہ یوم بچتی کشمیر کے عنوان سے ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز جناب غلام اللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ابوبکر محمود نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی اکادمی کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی تھے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب رمضان خالد آف وہاڑی نے مسئلہ کشمیر کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ راجہ گلاب سنگھ نے ۱۵۵ روپے فی مربع میل کے حساب سے پچھتر لاکھ روپے میں انگریزوں سے پورے کشمیر کا سودا کر لیا تھا جس سے کشمیری مسلمانوں کی اصل غلامی شروع ہوئی۔ جناب توقیر معاویہ آف ساہیوال نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا پرامن حل یہی ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔

مولانا زاہد الراشدی نے اختتامی کلمات میں کہا کہ مسئلہ کشمیر کے دو پہلو ہیں، ایک مذہبی اور دوسرا سیاسی۔ سیاسی لحاظ سے بین الاقوامی قراردادوں کے مطابق انڈیا سے کشمیریوں کے جائز اور برحق مطالبہ آزادی کو تسلیم کروانا اقوام عالم کی ذمہ داری ہے، جبکہ مذہبی لحاظ سے کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد ضروری ہے، کیونکہ اس کے لیے علما نے فتویٰ جاری کیا تھا جس پر عمل کرتے ہوئے کشمیر کا کچھ حصہ تو آزاد کر لیا تھا جبکہ باقی حصے کو آزاد کرانا ابھی ہمارے ذمے ہے۔ تقریب کے آخر میں دنیا کے تمام خطوں میں مسلمانوں کی آزادی اور شہدائے اسلام بالخصوص کشمیری شہداء کے لیے دعا کی گئی۔

(ابوبکر محمود۔ شریک خصوصی تربیتی کورس، الشريعة اکادمی، گوجرانوالہ)